طلباء کیلئے اسلاف رحمہم اللہ کے دلچسپ واقعات

ایسے بھی تھے طالب علم

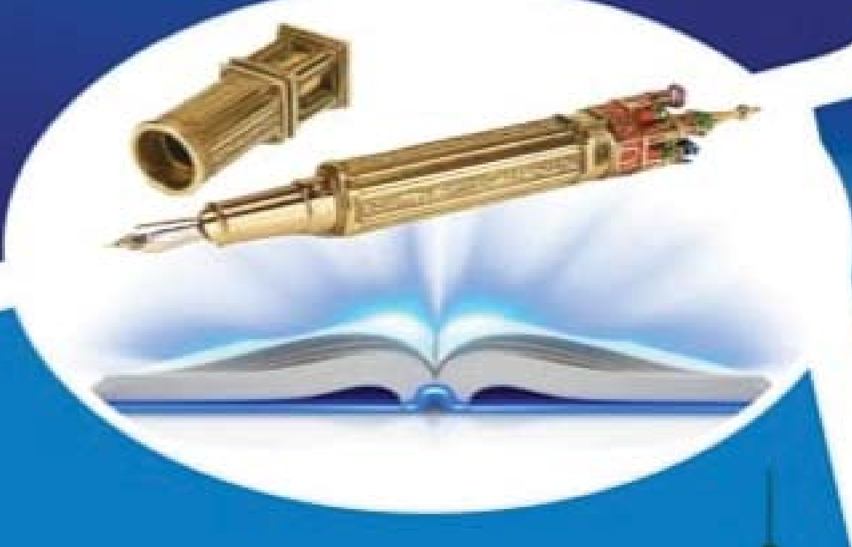

مؤلف
محمد طلحہ ارشاد

ایسے بھی تھے
طالب علم

مصنف: محمد طلحہ ارشاد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسے بھی تھے طالب علم

تصنیف:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محمد طلحہ ارشاد

استدعا

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتاب کی تیاری میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمادیں۔ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔نشاندہی کے لیے ہم آپ کے بے حد شکر گزار ہوں گے۔(مصنف)

0300.7010912

فہرست

نمبر	نام	صفحہ
۱	امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ	5
۲	امام مالک رحمہ اللہ	7
۳	امام شافعی رحمہ اللہ	8
۴	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ	10
۵	امام ابو یوسف رحمہ اللہ	11
۶	امام محمد رحمہ اللہ	13
۷	امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ	14
۸	امام بخاری رحمہ اللہ	14

۹	امام آلوسی رحمہ اللہ	15
۱۰	امام محمد بن طاہر رحمہ اللہ	16
۱۱	امام ابوجعفر محمد بن احمد رحمہ اللہ	17
۱۲	امام ابوجعفر احمد بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ	17
۱۳	امام ابوحاتم محمد بن ادریس رحمہ اللہ	18
۱۴	امام ابن جوزی رحمہ اللہ	18
۱۵	علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ	21
۱۶	امام یحییٰ بن اشرف رحمہ اللہ	22
۱۷	امام قاضی فخر الدین رحمہ اللہ	23
۱۸	حضرات علماء دیوبند کا زمانہ طالب علمی	25

﴿امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ المتوفی 150ھ﴾

☆امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے حصولِ علم کے لیے بیس سے زائد مرتبہ بصرہ کا سفر کیا اور اکثر پورا پورا سال قیام رہتا۔اکثر حج پر جانا ہوتا تو وہاں اور گردونواح میں خوب علم کی پیاس بجھاتے۔

☆حافظ ابوسعد سمعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ جب حصولِ علم کی طرف مشغول ہوئے تو اس درجہ غایت انہماک کے ساتھ ہوئے کہ علم صرف انہیں ہی کو حاصل ہوا دوسروں کو نہ ہوسکا۔ اس محنت کی برکت سے اللہ رب العزت نے آپ کو علمِ فقہ میں بلند مقام عطا فرمایا کہ ساری دنیا آپ کے علم کی خوشہ چین ہے۔(تاریخ بغداد)

☆امام صاحبؒ نے طلب حدیث میں بڑی جانفشانی سے کام

کیا۔محدث اسرائیلؒ کیا خوب فرماتے ہیں" ماکان احفظہ لکل حدیث فیه فقه و اشد قحصه عنه و اعلمه بمافیه من الفقه" (انہوں نے ہر ایسی حدیث کو حفظ کیا جس سے کوئی فقہی مسئلہ مستنبط ہو سکتا ہے، اور احادیث مبارکہ میں فقہی مسائل کو بہت زیادہ جاننے والے تھے۔)

فائدہ: امام صاحبؒ کو اسلام میں جو مرتبہ حاصل ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جس کثرت سے ان کی سوانح لکھی گئیں کسی کی بھی نہیں لکھی گئیں۔ شمس العلماء علامہ شبلیؒ نے "سیرۃ النعمان" میں 25 کے قریب تصانیف بیان کی ہیں۔

☆☆☆

﴿امام مالک بن انسؒ المتوفی 179ھ﴾

☆حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے پاس زمانہ طالب علمی میں ظاہری سرمایہ کچھ نہ تھا۔جب تنگ دستی نے دولتِ علم سے محروم کرنا چاہا تو مکان کی چھت توڑ کر اس کی کڑیوں کو فروخت کر کے مصارف ضروریہ میں خرچ کرتے تھے۔(امدادالباری)

☆امام مالک رحمہ اللہ کے پاس رات کو مطالعہ کے لیے چراغ نہ ہوتا تو آسمانی قندیل کی روشنی میں علمی اشغال میں مصروف رہتے۔

☆امام مالک رحمہ اللہ حصولِ علم کے لئے جب ابو حازم رحمہ اللہ کی مجلس کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں، آگے بڑھ گئے۔کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کیوں نہیں بیٹھے؟ فرمایا:"میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کی

احادیث کھڑے کھڑے سنوں۔" (ترمذی کی کتاب العلل)

☆امام مالکؒ حضرت نافعؒ اور شہاب زھریؒ سے علم حدیث کی تحصیل میں ہمہ تن مصروف رہتے، اپنے اساتذہ کے گھر سے نکلنے کا انتظار کرتے رہتے تھے۔

☆☆☆

﴿محمد بن ادریس شافعیؒ المتوفی 204ھ﴾

☆امام شافعی رحمہ اللہ نے حصولِ علم کے لیے دو یمنی چادریں وجود پر اوڑھیں اور علم کی پیاس بجھانے کے لیے مدینہ منورہ میں حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے۔

راستے میں سولہ (16) ختم قرآن کے مکمل کیے۔ پھر وہاں پہنچ کر امام مالکؒ کی خدمت میں آٹھ ماہ گزارے اور "موطا" حفظ

کی۔ پھر وہاں سے کرائے کے اونٹ پر بیس دن میں کوفہ پہنچے وہاں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قابل فخر تلامذہ امام محمد اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ (صاحبین) سے استفادہ کیا۔ پھر دوبارہ مدینہ کا سفر کیا اور امام مالکؒ کی زیارت کر کے واپس مکہ پہنچے۔ حصولِ علم کے لیے تکالیف برداشت کرنے کے بعد یہی وہ امام شافعی ہیں جنہیں ناصر الحدیث و ناصر السنۃ کا لقب ملا۔ (تاریخ المشاہیر)

☆ امام شافعی رحمہ اللہ کے لیے زمانہ طالب علمی میں رات کو مطالعہ کے واسطے چراغ کا انتظام کرنا بس میں نہیں تھا۔ سرکاری دیوان کی روشنی میں پڑھا اور لکھا کرتے تھے۔ جب کسی نے ان سے پوچھا کہ علم سے آپ کی محبت کیسی ہے؟ تو فرمایا: ''جب کوئی نئی بات کان میں پڑتی ہے تو میرے جسم کا ہر ہر عضو اس کے سننے سے محظوظ

ہوجاتا ہے۔(سیرت ائمہ اربعہ)

☆آپؒ سے دریافت کیا گیا کہ "علم کے لیے آپ کی حرص کتنی ہے؟" فرمانے لگے: "سخت بخیل آدمی کو جتنی مال کی حرص ہوتی ہے۔" پھر پوچھا گیا "علم کی طلب میں آپ کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟" فرمایا "گمشدہ اکلوتے بیٹے کی ماں کی اپنے بیٹے کی طلب میں جو کیفیت ہوتی ہے۔"

☆☆☆

﴿امام احمد بن حنبلؒ المتوفیٰ 241ھ﴾

☆امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ زمانہ طالب علمی میں اکثر اوقات حدیث پڑھنے کے لیے منہ اندھیرے حضرت ابوبکر بن عیاشؒ کی مجلس درس میں پہنچ جاتے تھے۔(مناقب الامام احمد)

☆امام احمد بن حنبلؒ ایک مرتبہ حصولِ علم کے لیے حضرت عبدالرزاقؒ کے پاس جانے کے لیے نکلے تو راستہ میں اتفاق ایسا ہوا کہ ان کا زادِ راہ ختم ہوگیا۔تو انھوں نے شتر بانوں کے ساتھ مزدوری پر اپنے آپ کو لگا دیا۔یہاں تک کہ صنعاء پہنچ گئے ۔احباب نے جب ان کی مالی معاونت کرنی چاہی تو آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔(طبقاتِ حنابلہ ابن جوزیؒ)

☆☆☆

﴿قاضی یعقوب ابو یوسفؒ المتوفی 182ھ﴾

☆امام ابو یوسف رحمہ اللہ زمانہ طالب علمی میں امام صاحبؒ کے درس میں علمی مذکراہ میں بلند آواز سے ہمہ تن مشغول تھے،تو ان کے چچا ابو طالب چپکے سے ان کو علمی مباحثہ سن رہے تھے۔امام ابو حنیفہؒ

کی جب ان پر نظر پڑی تو فرمایا: آپ متعجب کیوں کھڑے ہیں۔ وہ کہنے لگے: ''اِن کی بلند آواز اور ہمہ تو جہی پر تعجب کر رہا ہوں کہ آج تیسرا دن ہیں انہوں نے اور ان کے عیال واطفال نے کچھ نہیں کھایا۔'' (حدائق الحنفیہ)

☆ زمانہ طالب علمی میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے بیٹے کا انتقال ہوگیا۔ آپؒ نے نہ اس کی تدفین وتجہیز میں حصہ لیا اور نہ تکفین میں ، صرف اس خوف سے کہ کہیں کسی سبق کا ناغہ نہ ہو جائے۔ (مناقب موفق)

☆ امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر ایک وقت وہ بھی آیا جب ان کے پاس کچھ نہ رہ گیا تو سسرال کے چھپر کی کڑی نکال کر بازار بھیجی تا کہ اس کو بیچ کر خوراک کا انتظام کیا جا سکے۔

﴿امام محمدؒ المتوفی189ھ﴾

☆امام محمد رحمہ اللہ کو حصولِ علم کا اس قدر شوق تھا کہ بہت کم سوتے اور شب بھر علم کی پیاس بجھانے میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ موسم گرما میں اپنا کرتہ اتار دیتے اور ایک طشت میں پانی اپنے پاس رکھ لیتے جب غنودگی طاری ہونے لگتی تو بدن پر چھینٹے مار لیتے۔ (مناقب کردوی) فائدہ: کسی نے شب بیداری کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میں کیسے سو سکتا ہوں جب کہ عام مسلمان ہم پر اعتماد کر کے سو رہے ہیں کہ ہم ان کی رہنمائی کریں گے۔ اکثر آپؒ فرمایا کرتے تھے "لذات الافکار خیر من لذات الابکار" (افکار کی لذتوں کے مقابلہ میں باکرہ اور دوشیزاؤں کی لذت کچھ بھی نہیں)۔

☆☆☆

﴿امام یحییٰ بن معینؒ المتوفیٰ 233ھ﴾

☆زمانہ طالب علمی میں امام المحدثین یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کے والد محترم کا انتقال ہوگیا تو آپ کو وراثت میں دس لاکھ اور پچاس ہزار درہم ملے ۔جن کو ابن معینؒ نے حصولِ حدیث میں صرف کر دیا اور ایسا وقت بھی ان پر آیا کہ جوتی تک پہننے کو میسر نہ تھی، ننگے پاؤں چلتے پھرتے تھے۔(راہِ علم کے مسافر)

☆☆☆

﴿محمد بن اسماعیل البخاریؒ المتوفیٰ 256ھ﴾

☆امام بخاری رحمہ اللہ نے زمانہ طالب علمی میں اس وقت کے تمام محدثین کے شہروں کا سفر کیا، خراسان اور اس کے پہاڑوں، عراق کے تمام بلاد، حجاز اور مصر میں جا جا کر حدیثیں حاصل کیں ۔(تاریخ بغداد)

﴿شہاب الدین سید محمود بن عبداللہ آلوسیؒ المتوفی 1270ھ﴾

☆مفسر قرآن صاحبِ روح المعانی علامہ آلوسی رحمہ اللہ اتنے غریب تھے کہ زمانہ طالب علمی میں چراغ کے لیے تیل کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے چاند کی روشنی میں پڑھا کرتے تھے۔(راہ علم کا مسافر یعنی طالب علم)

☆حافظ یعقوب بن سفیان الفارسی کے بارے میں تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ حصولِ علم کے لیے آپ تیس سال سفر میں رہے، زادِ راہ ختم ہو گیا۔ رات کو پابندی سے کتابت کرتے اور دن کو اسباق میں حاضر ہوتے۔ ایک بار سردی کے موسم میں چراغ کی روشنی میں بیٹھے لکھ رہے تھے کہ اچانک آنکھوں میں پانی اتر آیا اور کچھ دکھائی بھی نہ دینے لگا تو آپ رونے لگے اسی حالت

میں آنکھ لگ گئی ۔حضورﷺ نے رونے کی وجہ پوچھی تو کہا: جو چیز مجھ سے فوت ہورہی ہے اس کا افسوس ہے۔حضور اکرم ﷺ نے انہیں اپنے قریب کیا اور اپنا ہاتھ مبارک ان کی آنکھ پر پھیرا۔کچھ دیر بعد جب ان کی آنکھ کھلی تو پہلے سے زیادہ روشنی تھی۔(حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ انہوں نے خود بیان کیا ہے۔)

☆☆☆

امام محمد بن طاہر مقدسیؒ

☆ ابوالفضل محمد بن طاہر المعروف حافظ ابن طاہر مقدسی رحمہ اللہ پانچویں صدی کے مشہور محدث ہیں ۔آپؒ طلبِ علم کے لئے کتابوں کا پشتارہ پشت پر رکھ کر اس قدر کثیر پیادہ سفر کرتے کہ

پیشاب میں خون آنے لگتا تھا۔(ظفر المحصلین)

☆☆☆

﴿ابو جعفر محمد بن احمد نصرؒ المتوفی 295ھ﴾

☆ ابو جعفر محمد بن نصر رحمہ اللہ کو مہینہ کے چار درہم ملا کرتے تھے، جن سے وہ اپنا گذارہ چلاتے تھے۔ایک مرتبہ انہیں مہینہ بھر کے لیے پانچ پیسے ملے ،تو انہوں نے ان پیسوں کے شلجم خریدے اور روزانہ ایک کھا لیتے تھے۔(تاریخ بغداد)

﴿ابو جعفر احمد بن عبد الرحمٰن القصریؒ المتوفی 321ھ﴾

☆ ابو جعفر احمد بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ کو پتہ چلا کہ یحیٰی بن عمرؒ نے ایک کتاب تصنیف کی ہے تو ان کے دل میں اس کتاب کے نقل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔لیکن آپ کے پاس اتنی رقم نہیں تھی

کہ آپ کاغذ خرید سکیں،تو آپؒ نے اپنی قمیض فروخت کی اور کاغذ خرید کر کتاب نقل کی۔(راہ علم کے مسافر)

☆☆☆

﴿ابو حاتم محمد بن ادریس الرازیؒ المتوفیٰ 890ء﴾

☆الجرح والتعدیل میں لکھا ہے کہ ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ کا زمانہ طالب علمی میں خرچ ختم ہو گیا،تو آپؒ نے آہستہ آہستہ اپنے کپڑے فروخت کرنے شروع کر دیئے ،یہاں تک کہ آپؒ کے پاس بیچنے کے لیے وہ بھی نہ رہے۔

☆☆☆

﴿عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی بن محمدؒ المتوفیٰ 1200ء﴾

☆شیخ عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمہ اللہ اپنے صاحبزادے سے

اپنا زمانہ طالب علمی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ "چھ سال کی عمر میں مدرسہ میں داخل ہوا، راستے میں جاتے ہوئے بچوں کے ساتھ نہ کھیلا ہوں اور نہ کبھی زور سے ہنسا ہوں، دجلہ کے کنارے کھیلنے کے بجائے، کسی کتاب کے اوراق لے کر کسی طرف الگ تھلگ بیٹھ کر مطالعہ کرتا۔ اسباق میں حاضری کے لیے اس قدر جلدی کرتا کہ میری سانس پھولنے لگتی، سارا دن بغیر کھائے گزر جاتا۔ مگر میں اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مخلوق کی احسان مندی سے محفوظ رکھا۔ (لغتۃ الکبد فی نصیحۃ الولد صفحہ 81)

☆ علامہ ابن جوزیؒ زمانہ طالب علمی میں ہی تصنیف و تالیف کے کام میں مشغول ہو گئے تھے، روزانہ چار جز لکھنے کا زندگی بھر معمول رہا۔ (تاریخ دعوت و عزیمت ج ۱)

فائدہ: علامہ ابن جوزیؒ کے قلم کی جولانیاں کسی ایک میدان تک محدود نہ تھیں ، بلکہ قرآن اور علومِ قرآن سے لے کر علم حدیث، تاریخ، اصولِ دین، زہدیات، علم فقہ، علم وعظ اور نقد وآپ بیتی جیسے مختلف فنون پر آپ کے قلم کو دسترس حاصل تھی۔ علامہ ذہبیؒ نے اعلان کیا کہ "میرے علم میں ایسا کوئی عالم نہیں گزرا جس نے اتنی تصنیفات کا ذخیرہ چھوڑا ہو۔ مؤرخین کا بیان ہے: بوقتِ آخر وصیت کی کہ غسل کا پانی اس کترن اور برادہ سے گرم کیا جائے جو حدیث لکھنے کے لیے قلم بنانے میں جمع ہو گیا تھا، چنانچہ وہ اتنا تھا کہ پانی گرم ہا گیا اور وہ بچ رہا۔ (دیکھئے: تاریخ دعوت وعزیمت) آپؒ کے ہاتھ پر ایک لاکھ آدمیوں نے توبہ اور بیس ہزار کافروں نے اسلام قبول کیا۔ ☆☆☆

﴿شیخ الاسلا احمد بن تیمیہؒ المتوفیٰ 728ھ﴾

☆شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ زمانہ طالب علمی میں تدبر فی القرآن کے لیے ایک ایک آیت کے لیے سوسو تفسیروں کا مطالعہ کرتے تھے۔اور پھر غیر آباد مقام پر جا کر اپنی پیشانی پر خاک مل کر اللہ سے دعا کرتے کہ "اے ابراہیم علیہ السلام کو علم دینے والے مجھے سمجھ عطا فرما۔(العقود الدریہ من مناقب شیخ الاسلام احمد بن تیمیہؒ صفحہ 26)

فائدہ: امام ابن القیمؒ امام ابن تیمیہؒ کے شاگرد ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ "میں نے ابن تیمیہؒ کو دیکھا وہ ایک دن میں بغرضِ تالیف جس قدر صفحات سیاہ کرتے تھے،اس قدر کوئی ایک نسخہ سے دوسرے نسخہ میں نقل کرنے والا ایک ہفتہ میں بھی نہیں لکھ سکتا۔ ☆☆☆

﴿امام یحییٰ بن شرف الدینؒ﴾

☆ابوزکریا یحیٰ بن شرف الدین نووی الحزامی الدمشقی رحمہ اللہ کے زمانہ طالب علمی کے بارے میں لکھا ہے کہ ''حصولِ علم کے لیے محنت اور جدو جہد کا یہ عالم تھا کہ دوسال تک پہلو کے بل نہیں سوئے ، بیٹھے بیٹھے ہی کچھ آرام کر لیتے اور پھر مطالعہ میں مشغول ہو جاتے۔'' (قیمۃ الزمن صفحہ 73)

☆ابوزکریاؒ کے بارے یہ بات بھی تذکرۃ الحفاظ میں ملتی ہے کہ روزانہ مختلف علوم کے بارہ اسباق پڑھتے تھے، درمیان میں کوئی مشکل پیش آتی تو الفاظ کی تشریح، پیچیدہ عبارت کی توضیح اور ضبط لغت کے ساتھ تعلق رکھنے والی تمام ضروری باتیں نوٹ کر لیتے تھے۔ ☆☆☆

﴿قاضی فخر الدینؒ﴾

☆ قاضی فخر الدین ارسابندی رحمہ اللہ مصر میں رئیس الائمہ تھے ،بادشاہ وقت بھی ان کا احترام کرتا تھا۔وہ فرماتے ہیں میں نے یہ منصب صرف استاذ محترم قاضی ابوزید دبوسی رحمہ اللہ کی خدمت سے پایا ہے۔میں نے تیس سال تک ان کا کھانا پکایا اور بخیال ادب کبھی اس میں سے نہیں کھایا۔(تحفۃ المتعلمین)

☆☆☆

☆ حضرت عکرمہ مولیٰ ابن عباس رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ایک آیت کے شانِ نزول کی تلاش میں چودہ سال سرگرداں رہا۔(تدوین حدیث)

☆☆☆

﴿شیخ الاسلام محمد زکریا انصاریؒ﴾

☆ شیخ الاسلام محمد زکریا انصاری رحمہ اللہ نویں صدی کے مجدد اور محدث ہیں۔ان کے بارے میں کشف الباری میں لکھا ہے کہ زمانہ طالب علمی میں بعض اوقات فاقے کی شدت کی بنا کر نوبت یہاں تک پہنچتی کھانے کو کچھ نہ ہوتا تو رات کی تاریکی میں جامع ازہر کے وضوخانے کے قریب پڑے ہوئے تربوز کے چھلکے اٹھا لیتے اور انہیں اچھی طرح دھوکر اپنی بھوک مٹاتے۔

☆☆☆

﴿شیخ احمد بن یحییٰ منیریؒ﴾

☆ شیخ احمد بن یحییٰ منیری رحمہ اللہ کے شوقِ علم کا یہ عالم تھا کہ زمانہ طالب علمی میں دوست احباب اور اقارب کی طرف سے آئے

ہوئے خطوط کا مطالعہ اس وجہ سے نہیں کرتے تھے کہ کسی وحشت ناک خبر سے پریشانی لاحق نہ ہو جائے، اور میرے مطالعہ کی یکسوئی جاتی رہے۔ (راہِ علم کے مسافر)

☆☆☆

﴿مولانا مملوک علیؒ﴾

☆ مولانا مملوک علی رحمہ اللہ جو حضرت نانوتوی اور حضرت گنگوہی رحمہم اللہ کے استاذ تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ زمانہ طالب علمی میں ہمارے لیے مدرسہ سے نہ کھانا مقرر ہوتا نہ وظیفہ، تو ہم اپنا پیٹ بھرنے کے لیے شام سبزی منڈی جاتے تھے، وہاں سے سبزیوں کے ڈنٹھے اور پتے اٹھا لیتے اور پھر ان کو پاک صاف کر کے نمک ڈال کر ابالتے اور کھا لیتے تھے۔ (راہ علم کا مسافر یعنی طالب علم)

☆حضرت مولانا مملوک علی صاحب رحمہ اللہ جب دہلی میں پڑھتے تھے تو ان کے پاس رات کو مطالعہ کرنے کے لئے چراغ بھی نہ ہوتا تھا۔ سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر سرکاری لالٹین کی روشنی میں مطالعہ کیا کرتے تھے۔

﴿خورشید حسن بن اسد علی المتوفیؒ 1297ھ﴾

☆ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے بارے آپ بیتی میں لکھا ہے کہ زمانہ طالب علمی میں علمی انہاک کی وجہ سے ایک ہی جھلنگا (ٹوٹی ہوئی چارپائی) پر بیٹھے رہتے ،اور ایک وقت کی روٹی پکوا کر کئی وقت تک روکھی سوکھی کھاتے رہتے تھے۔

☆حضرت نانوتوی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں کبھی تازہ تو کبھی باسی روٹی کھاتے تھے۔ مٹھائی کھٹائی کبھی اپنی

زبان سے نہیں مانگی۔اوکوئی دے دیتا تو کھالیتے تھے۔بسا اوقات بھوک حد سے بڑھ جاتی مگر مانگنے کی تکلیف کو بھوک کی تکلیف پر گوارہ کرلیتے تھے۔(آپ بیتی)

☆ تذکرۃ الرشید میں لکھا ہے کہ آپؒ اس قدر محنتی تھے کہ شب وروز کے چوبیس گھنٹوں میں شاید سات آٹھ گھنٹے بمشکل سونے کھانے اوردیگرضروریات میں خرچ کرتے تھے،بقیہ ساراوقت ایسی حالت میں گزرتا کہ کتاب نظر کے سامنے اورخیال مضمون کی تہہ میں ڈوباہواہوتاتھا۔

☆ آپؒ مدرسے آتے جاتے اِدھراُدھرنہ دیکھتے تھے،لپکتے ہوئے جاتے اورجھپٹتے ہوئے آتے تھے۔

☆ حضرت نانوتوی اورحضرت مولانارشیداحمدگنگوہی رحمہم اللہ

کا زمانہ طالب علمی قریب قریب یکجا گزرا ہے۔ دونوں بزرگوں میں
علمی مباحثے اور مذکرے بھی خوب ہوتے تھے، کبھی کسی مسئلہ
پر بحث چھڑ جاتی تو گھنٹوں تک چلا کرتی۔ اساتذہ بھی بڑے شوق
اور انہماک سے ان کی بحث کو سنتے ، کبھی کبھی تو لوگوں کا ہجوم بھی
ہو جاتا تھا، اس کے بوجود جانبین سے علمی باریک بینیاں ہوتی تھیں
کہ شاید و باید۔ (تذکرۃ الرشید)

☆☆☆

﴿مولانا رشید احمد بن مولانا ہدایت احمدؒ المتوفی 1905ء﴾

☆ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں
پڑھتا تھا تو میرے تمام بدن پر خارش نکل آئی ، لیکن میں نے ناغہ
کرنے کی بجائے ہاتھوں میں دستانے پہن لیے اور اسباق میں

شرکت کرتا رہا۔

☆ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کو ابتداء ہی سے مطالعہ کا بہت شوق تھا اور آپؒ مطالعہ میں اس قدر محو ہوتے کہ پاس رکھا کھانا اگر کوئی اٹھا کر لے جاتا تو آپ کو خبر تک نہ ہوتی تھی۔ بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ کتاب دیکھتے دیکھتے آپ کی آنکھ لگ جاتی، صبح معلوم ہوتا تھا کہ آپ نے کھانا نہیں کھایا۔ (آپ بیتی)

☆☆☆

مولانا اعزاز علیؒ

☆ شیخ الادب مولانا اعزاز علی رحمہ اللہ نے ایک بار ''کنز'' کے طالب علم سے پوچھا جو حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا کہ کیا تم نے کنز کا تکرار کرلیا ہے۔ اس نے کہا: جی! پوچھا: کتنی بار کیا: کہا: تین

بار! تو حضرتؒ نے اس کی بات سن کر کہا: لگتا ہے تم بہت ذہین ہو۔ ہم نے زمانہ طالب علمی میں کنز کا اکیس بار تکرار کیا اور ہر بار نئی بات سمجھ میں آتی تھی۔

☆☆☆

☆ امام ثعلب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پچاس برس سے ابراہیم حربیؒ کو اپنی مجلسِ علم میں حاضر پاتا ہوں کبھی انہوں نے ناغہ نہیں کیا۔

☆☆☆

﴿مولانا انور شاہ بن مولانا معظم شاہؒ المتوفی 1352ھ﴾

☆ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ زمانہ طالب علمی میں مولانا مشیت اللہ کے ساتھ مسجد کے حجرے میں قیام کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ کشمیری نوجوان شب گئے تک مطالعہ کرتا، جب

نیند کا غلبہ ہوتا تو وہیں سو جاتا، تھوڑی دیر آنکھ جھپک کر اٹھتا، وضو کر کے تہجد پڑھتا اور پھر مطالعہ میں مشغول ہو جاتا۔

☆ حضرت کشمیریؒ زمانہ طالب علمی میں نحو اور منطق کے چند رسائل کا مطالعہ کر رہے تھے۔ اتفاقاً ایک بہت بڑے عالمِ دین آپؒ کے پاس آگئے۔ انہوں نے جب کشمیریؒ کے پاس پڑی کتابوں کو اٹھایا اور ان پر حضرتؒ کے حواشی لکھے ہوئے دیکھے تو بے اختیار فرمایا ''یہ بچہ اپنے وقت کا رازی اور اپنے زمانہ کا غزالی ہوگا''

☆ حضرت کشمیری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ میں نو سال کی عمر میں فقہ و نحو کی مطولات کا مطالعہ کر چکا تھا اور بارہ سال کی عمر میں فتاویٰ دینے لگا تھا۔ (بڑوں کا بچپن)

☆☆☆

﴿مولانا سید حسین احمد مدنی بن سید حبیب اللہؒ المتوفی 1377ھ﴾

☆مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کو علم دین حاصل کرنے کا اس قدر ذوق وشوق تھا کہ آپؒ نے زمانہ طالب علمی میں حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کی زیر نگرانی چھ سال کی عمر میں 67 کتابیں ختم کر دی تھیں۔

☆اساتذہ کی چھوٹی بڑی کسی بھی قسم کی خدمت کرنے میں کبھی عار محصوص نہ کرتے تھے۔(اسلاف کے حیرت انگیز واقعات)

﴿مولانا محمد زکریا بن مولانا محمد یحییٰؒ المتوفی 1962ء﴾

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ کو حصولِ علم کا اس قدر جوش وجذبہ تھا کہ خود فرماتے ہیں ”زمانہ طالب علمی میں میرا جوتا کسی نے اٹھالیا۔تقریباً چھ ماہ تک مجھے دوسرا جوتا خریدنے کی ضرورت محسوس

نہ ہوئی، کیونکہ اس مدت میں مجھے مدرسہ سے باہر قدم نکالنے کی نوبت ہی پیش نہیں آئی۔ بیت الخلاء میں جانے کے لیے وہاں دروازے پر رکھے پُرانے جوتے استعمال کرتا تھا۔(اسلاف کے حیرت انگیز واقعات)

﴿مولانا مفتی کفایت اللہؒ﴾

☆مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ زمانہ طالب علمی میں اگرچہ میں نے بہت کم محنت کی، مگر افتاء کے معاملہ میں بڑی احتیاط اور محنت سے کام لیا کرتا تھا۔ حصولِ تعلیم کے لیے دارالعلوم دیوبند میں رات کے مطالعہ کے لیے سرسوں کا تیل چراغ میں جلانے کے لیے ملا کرتا تھا، اور میں مطالعہ کرنے کی بجائے تیل کا پکوال تل

کرکھاتا اور ساتھیوں کو بھی کھلاتا۔اس کے باوجود امتحان میں
کامیاب رہتا تھا۔(روزنامہ اسلام، صفحہ جھلمل 26 جنوری 2020ء)

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے کوشش کی کہ اپنے ہم سبقوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کروں۔بڑی محنت اور خوب مطالعہ کرتا تھا، امتحان کے موقع پر ''میر زاہد'' رسالہ کا پرچہ تھا، ایک سوال کا جواب بڑی عمدگی سے میں نے دو صفحات پر لکھا اور اسی سوال کا جواب مفتی کفایت اللہ صاحب نے آدھ صفحہ پر لکھا۔حضرت شیخ الہند اس پرچہ کے ممتحن تھے، آپؒ نے دونوں کو برابر نمبر دیئے، یعنی آدھے صفحے کا مضمون اپنے وزن کے لحاظ سے دو صفحات والے مضمون سے کم نہ تھا۔(ایضا) ☆☆☆

﴿مولانا اشرف علی بن شیخ عبدالحق تھانویؒ المتوفی 1943ء﴾

☆حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کو زمانہ طالب علمی میں مرضِ خارش شدت سے لاحق ہوا تو حضرت وطن آ گئے اور بطور مشغلہ فارسی اشعار پر مشتمل مثنوی ''زیر و بم'' تحریر فرمائی جو آپ کی پہلی تصنیف ہے۔(اسلاف کی طالبعلمانہ زندگی)

☆حضرت مولانا یحیٰی صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دورۂ حدیث والے سال میری ایک حدیث میں بھی ناغہ نہیں ہوا، حالانکہ میرا گھر کاندھلہ میں تھا جو جامعہ کے بالکل قریب تھا، اس کے باوجود میں نہیں جاتا تھا۔ والدہ ماجدہ کے کئی بار اصرار پر حضرت گنگوہیؒ نے مجھے جانے کا کہا، مگر میں سبق کے حرج کا عذر کر دیا کرتا تھا۔☆☆☆

﴾مولانا محمد یحییٰؒ﴿

☆حضرت مولانا محمد یحیٰ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ والد صاحب کو وضو کے اوراد کا خاص اہتمام تھا۔اور ہم کو زمانہ طالب علمی میں حصولِ علم کا بے انتہاء شوق تھا،تو ہم وضو کے دوران فارسی اور عربی کی لغات یاد کیا کرتے تھے،والد صاحب جب سنتے تو ملامت کے طور پر فرماتے تھے خوب وضو کی دعائیں پڑھی جارہی ہیں،شرم کی بات ہے۔(تذکرۃ الخلیل)

☆☆☆

﴾مولانا یوسف کاندھلویؒ﴿

☆حضرت مولانا یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ زمانہ طالبعلمی میں مشکوٰۃ شریف والے سال حالات

صحابہ وتابعین کی تحقیقات کا کام شروع کر دیا تھا۔چنانچہ بعد میں چل کر''حیاۃ الصحابہ''عربی میں تین ضخیم جلدیں اسی زمانہ کی کدوکاوش کا عظیم شاہکار ہے۔(سوانح یوسفی)

☆☆☆

﴿مولانا نورالحسنؒ﴾

☆ حضرت مولانا نورالحسن صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ کو طلبِ علم کا اتنا شوق تھا کہ زمانہ طالب علمی میں جب انہوں نے مفتی صدرالدین صاحبؒ سے علم حاصل کرنے کے لئے وقت مانگا تو انہوں نے وقت نہ ہونے کا عذر کر دیا۔لیکن مولانا کے شدید اصرار پر مفتی صاحب نے یہ کہا کہ کچہری جاتے اور آتے وقت وقت مل سکتا ہے۔چنانچہ مولانا نورالحسنؒ نے اس کو قبول

کرلیا اور آتے جاتے پالکی کے ساتھ دوڑتے ہوئے مفتی صاحب

سے سبق پڑھتے۔ مفتی صاحبؒ نے چند ماہ بعد جب ان کے شوق

اور جذبہ کو دیکھا تو مستقل وقت تجویز کردیا۔ (آپ بیتی)

☆☆☆

﴿علامہ صدیق احمد کشمیریؒ﴾

☆ حضرت علامہ صدیق احمد صاحب کشمیری رحمہ اللہ زمانہ طالب علمی میں صرف روٹی لیتے تھے، سالن کا استعمال نہ کرتے۔ روٹی کو جیب میں رکھتے جب موقع ملتا کھالیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ روٹی کو سالن کے ساتھ کھانے میں مطالعہ کا حرج ہوتا ہے۔

☆☆☆

﴿مفتی شفیع عثمانیؒ﴾

☆حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ زمانہ طالب علمی میں رات کو تکرار کے لیے دارالعلوم تشریف لے جاتے ،اور جب واپس آتے تو رات کے ایک دو بج رہے ہوتے۔آپؒ کی والدہ آپ کے انتظار میں بیٹھی رہتیں تا کہ کھانا گرم کر کے دوں ۔ایک دن آپ نے بڑی منت سماجت سے والدہ کو اس بات پر راضی کیا کہ میرا کھانا رکھ کر آپ سو جایا کریں ،میں آکر کھالیا کروں گا۔چنانچہ حضرتؒ سردیوں کی راتوں میں جب گھر آتے تو سالن کا شوربہ جم جاتا اور نیچے صرف پانی رہ جاتا تو آپ اسے کھا کر سو جاتے تھے۔(البلاغ،مفتی اعظم نمبر)

☆☆☆

مصنف کی دیگر کتب

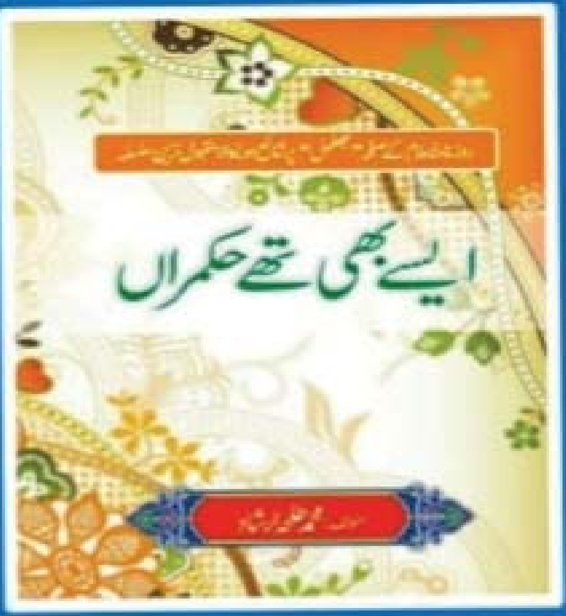

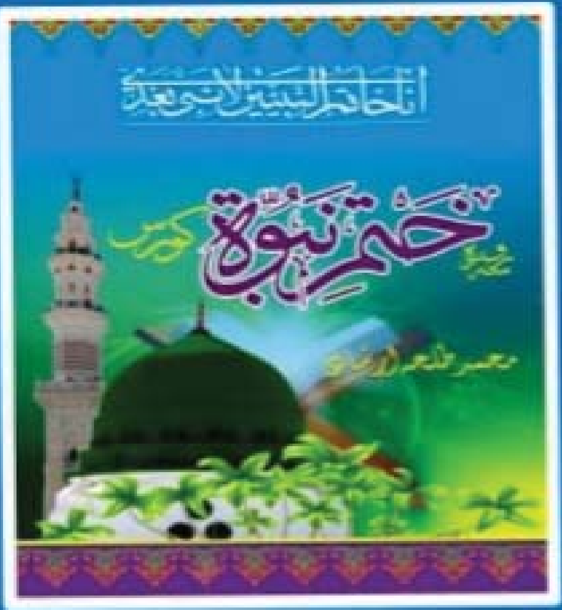

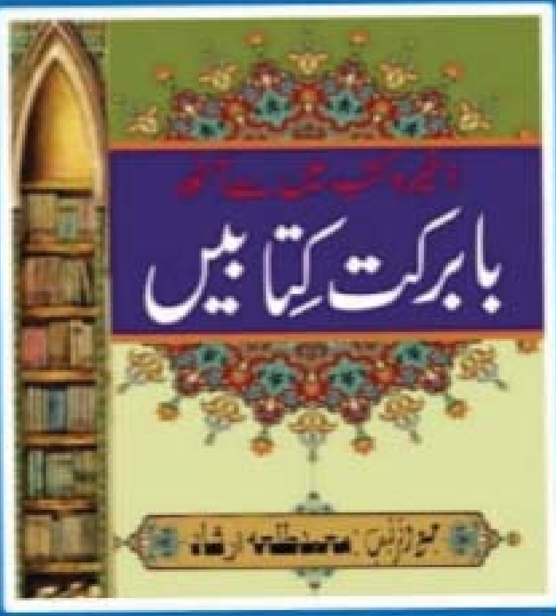

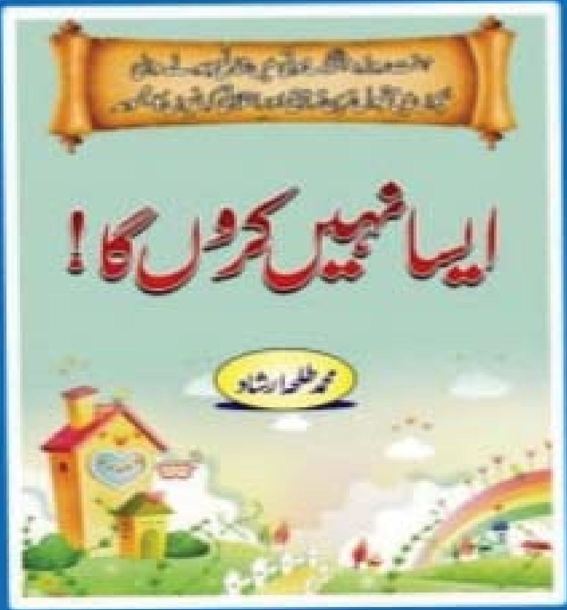

اس کتاب کے بارے میں اپنی رائے تجویز یا فیڈ بیک کیلئے

اس Whatsapp نمبر پر رابطہ کریں

0300-7010912

پبلشرز: الارشاد اسلامک اکیڈمی